تصریحات

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ

ایک حدیث مبارکہ یوں ہے کہ :

" رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، " عید کے دن اللہ رب العالمین، فرشتوں سے مخاطب ہو کر فرماتے ہیں، " جس مزدور نے اپنی ڈیوٹی پوری کر لی ہو، اسے کیا صلہ ملنا چاہیئے ؟" —— فرشتے عرض کرتے ہیں، " الٰہ العالمین، اسے اس کی اجرت پوری پوری ملنی چاہیئے !" —— اس پر اللہ رب العزت فرماتے ہیں :

" تب گواہ رہو کہ میں نے اپنے تمام (روزہ دار) بندوں کو بخش دیا ہے !"

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

—— ہمارا ایمان ہے کہ روزہ داروں کے لیے اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشخبری نہیں ہو سکتی، فرمانِ باری تعالیٰ ہے :

" فَمَنۡ زُحۡزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدۡخِلَ الۡجَنَّۃَ فَقَدۡ فَازَ !"

کہ " جو شخص جہنم سے بچا لیا گیا اور جنت میں داخل کر دیا گیا، سرفرازی اور کامرانی اس کا مقدر بن گئی !"

—— چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبانِ صدق ترجمان سے، اللہ رب العزت کی طرف سے اس **خوشخبری** کے پر ہم تمام روزہ داروں کو ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں کہ آپ سب کو عید مبارک ہو —— تقبل اللہ منا و منکم۔ آمین !

اس حدیث پاک سے یہ مفہوم واضح ہے کہ یہ خوشخبری ان لوگوں کے لیے ہے، جنہوں نے

ماہِ رمضان میں " فَمَن شَہِدَ مِنکُمُ الشَّہرَ فَلیَصُمہُ " کے تقاضے حقیقی معنوں میں پورے کیے ہیں ـــــ اور وہ لوگ قطعاً اس کے مصداق نہیں ہیں، جنہوں نے نہ صرف روزے نہیں رکھے، بلکہ انہوں نے اس ماہِ مبارک کا احترام بھی ملحوظ نہیں رکھا ـــــ یہ امر واضح ہے کہ حکومت کی طرف سے رمضان المبارک کے احترام کے خصوصی اعلانات کے باوجود، اس مرتبہ اکثریت ایسے لوگوں کی تھی جن کے نزدیک اس مہینہ اور سال کے باقی گیارہ مہینوں کے درمیان کوئی فرق نہ تھا ـــــ حکومت ہوٹلوں کے دروازوں کو مقفل یا ان کے اندرونی ماحول کو سنسان دیکھ کر مطمئن ہو جاتی ہے کہ احترام رمضان کے تقاضے پورے ہو رہے ہیں ـــــ لیکن جن لوگوں کو اس ماہِ مبارک میں کسی چھوٹے موٹے سفر کا اتفاق ہوا ہے، بخوبی جانتے ہیں کہ بسوں وغیرہ میں سوار لوگوں میں سے چند ایک کو چھوڑ کر باقی سب "مسافروں" اور "مریضوں" کو کھانے پینے اور دیدہ دلیری سے سگریٹیں پھونکنے کی نہ صرف مکمل آزادی حاصل تھی، بلکہ سمع نوازی (جسے بجا طور پر سمع خراشی ہی کہا جائیگا) کے لیے "طاؤس و رباب" کی سہولتیں بھی میسّر تھیں ـــــ علاوہ ازیں اس دوران، اس سوال کے جواب میں کہ ـــــ "کیا آپ روزہ دار ہیں ؟" ـــــ اکثر یہ جواب بھی ملا، "ہم دو گناہ نہیں کریں گے، ایک تو روزہ نہ رکھیں، اوپر سے جھوٹ بھی بولیں!" ـــــ چنانچہ "صدق و صفا" کے ان پتلوں کی تعداد بھی عام دنوں کی بہ نسبت ایام رمضان میں کہیں زیادہ تھی! ـــــ اسی طرح رمضان المبارک میں ایسے "مفتیانِ شرعِ متین" کی بھی کمی نہ تھی، جن کو اکثر کھانے پینے اور تمباکو نوشی سے روکا گیا تو انہوں نے جھٹ سے یہ فتویٰ داغ دیا کہ "ہم تو چاردیواری کے اندر ہیں" ـــــ چنانچہ ان کے نزدیک یہ عین ثواب بھی تھا، اور احترامِ رمضان کے سلسلہ میں رمضان المبارک پر ان کا احسانِ عظیم بھی!

طرفہ تماشا یہ کہ ان ساری باتوں کے باوجود، ہم کسی ایسے شخص کی نشان دہی سے قاصر ہی رہے ہیں کہ جس نے عید پورے دھڑلے سے نہ منائی ہو ـــــ روزہ داروں کے لیے تو یہ واقعی عید تھی، لیکن روزہ نہ رکھ کر عید منانے والوں کی مثال کیا اس شخص کی نہیں، جس نے کسی بھی امتحان میں شمولیت تو نہیں کی، لیکن ہر رزلٹ آؤٹ ہونے کے بعد اپنی "کامیابی" پر وہ خوشی سے پھولے نہیں سماتے ؟

—— کیا اس سے بڑھ کر بھی حماقت کا کوئی ثبوت ممکن ہے؟ —— ہمیں افسوس تو اس بات کا ہے کہ دنیا میں خدا کے بندوں کو دھوکا دینے والے یہ لوگ روزِ جزا، خدائے علّام الغیوب کو دھوکا دینے میں نہ صرف کامیاب نہیں ہوسکیں گے، بلکہ جس طرح روزہ نہ رکھ کر انہوں نے "سچ" بولا تھا، اسی طرح روزہ نہ رکھ کر اس دھوکہ دہی کی سزا بھی انہیں ضرور ملے گی!

—— کیا اسلام کی علمبردار حکومت یہ انتظام نہیں کرسکتی کہ احترامِ رمضان کے اعلانات کے بعد وہ اس سلسلہ کی ذمہ داریوں کو پورا کرتے ہوئے آئندہ، ان رَمَضانی "مسافروں اور مریضوں" کا مناسب اور تسلّی بخش علاج بھی کردے، جو نہ صرف اس کا فریضہ ہے بلکہ یہ ان روزہ خوروں کی حقیقی ہمدردی بھی ہے —— کہ:

"فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ!" ——

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ!

(اکرام اللہ ساجد)

دفتر کے نام، محمد نذیر صاحب نامی کسی صاحب نے مبلغ بیس روپے منی آرڈر روانہ فرمائے تھے۔ لیکن کوپن پر مکمل پتہ تحریر نہیں کیا۔ جن صاحب نے یہ رقم ارسال فرمائی ہو، مطلع فرمائیں تاکہ ترجمان ان کی خدمت میں روانہ کیا جاسکے۔ والسلام

مینجر